سنہ ۱۳۰۹

فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

بحمد المنۃ کہ درین زمان میمنت اقتران
اوراق سعادت توامان این کارنامۂ نادر وقعات عجیبہ عنی

تواریخ عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مولفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری بفرمایش و تصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ القوی

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد ... جلد ۱۰۰۰ ... ۱۰۱

کا سب سے زیادہ لحاظ رکھے اور ہر حال مین اُسکے دل کا تعلق نماز کے ساتھ رہے پس جب وقت نماز کا پہونچے یا
اذان سنے پھر اُسکی طرف سے غفلت نکرے اور کسی کام کو تہیۂ نماز پر مقدم نہ رکھے جیسیکہ جب کسیکا محبوب اور
معشوق آجاتا ہے تو اُسوقت کسی دُوسرے کام مین مشغول نہین ہوتا گو ہزارون کام اُسوقت فوت ہوجالین
پس حسب فحوائے حدیث قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ یعنی نماز میرے آنکھون کی ٹھنڈک ہے نماز کو موجب راحت
اصلی کا سمجھکر کسی دنیوی کام کو اُسپر مقدم نکرے ۔ پس اسی طرح دوسرے ارکان مثل روزہ اور زکوۃ اور حج اور جہاد
کا بھی مثل نماز کے اہتمام کرتا ہے ۔ جب ایک مُدت تک اسطرح پر لحاظ رکھے گا تب اُسکی کل عادات عبادات
ہوجاوینگی مثلاً کھانا نہ کھاویگا جب تک اُسمین ارادہ اور نیت موجب رضامندی حق کا نہو اور نہ سوئیگا جب تک
اُسکا دل گواہی نہ دیگا کہ اسوقت سونا باعث رضامندی خدا کا ہے وعلی ہذا القیاس ؛

چونکہ امورات اور منہیات شرعی بہت ہین اُنسے واقف ہونیکے واسطے یا تو قرآن مجید کو حفظ کرلے اور اگر
حفظ نہو سکے تو مہارت کامل اُسکی تلاوت کی پیدا کرے اور اُسکے ترجمے پر واقف ہوکر بہت تدبّر اور تفکر سے تلاوت
قرآن مجید کی کیا کرے اور یہ سمجھے کہ تلاوت قرآن مجید کی بہترین عبادات اور سب سے زیادہ وسیلہ حصول تقرب بارگاہ
ایزدی کا مثل اسکے ہے کہ گویا وقت تلاوت کے اللہ رب العزت سے بات چیت کر رہا ہے صرف غفلت ایک حجاب
اکبر ہے جب وہ حجاب غفلت کا اُٹھ گیا تو اُسکے ساتھ واصل ہوا ۔ بلا سمجھے معانی کے قرآن مجید پڑھنا یا بجائے
قرآن مجید کے وظیفے یا اشغال کرنا یا تسبیح کھٹکانا نادانی سے خالی نہین ہے ؛

اعمال مین چارون مذہبون مروجہ مین سے کسی مذہب کا اتباع کرنا بہتر اور خوب ہے لیکن علوم نبوی
کو کسی ایک مجتہد مین منحصر نجانے بلکہ یون سمجھے کہ علم نبوی تمام دنیا مین پھیل کر حسب مقتضائے وقت
ہر ایک مجتہد کو پہنچا مگر جب بعد زمانہ مجتہدین کے بخاری اور مسلم وغیرہ کتب حدیث جمع ہوئین اُسوقت جمعیت
علوم نبوی کی ظاہر ہوئی پس جس مسئلہ مین حدیث صحیح صریح غیر منسوخ پائی جاوے اُس حدیث پر بلا تامل
عمل کرے اور ایسے حال مین کسی مجتہد کا اتباع نکرے اور اہل حدیث کو اپنا پیشوا تصور کرکے دل سے اُنکے
ساتھ محبت رکھے اور اُنکی تعظیم کو لازم اور ضروری جانے کیونکہ اہل حدیث حاملان علم نبوی کے ہین اور بوجہ
اس خدمت کے اُنکو ایک قسم کی مصاحبت ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوکر مقبول نظر اُس
جناب رسالت مآب کے ہوئے ہین ؛

ہر مسلمان کو دو چیزون سے پرہیز کرنا لازم ہے ایک تکبر سے کہ آدمی اپنے تئین دوسرون سے بہتر اور بلند تر
تصور کرے اور یہ خصلت کبر کی ایسی بُری ہے کہ آدمی کو کفر تک پہونچا کر برہمنون کا بھائی بند بنا دیتی ہے ۔ دوسرے
مسلمانون کی جماعت مین فساد اور خرابی ڈلوادینا ۔ سو اس رذیلہ خصلت پر اس زمانہ کے بہت سے مولویون کا